تعارف پاکستان میں بہائی تحریک

۲۳ مئی ۱۸۴۴ء کو ایران میں مرزا علی محمد شیرازی نے اس فرقے کی بنیاد رکھی اور بعد میں اپنے آپ کو امام مہدی اور نقطہ اوّل یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام کی طرح ظاہر کیا۔ ۹ جولائی کو اپنے آپ کو باب کہلانے لگا اور اس کے پیروکار بابی کہلانے لگے۔ اس وقت حکومت ایران نے ان کے خلاف فوراً کاروائی کی اور بابیوں کو پھانسی دے دی گئی یا گولی مار دی گئی لیکن کچھ پیروکاروں نے چھپ کر جان بچائی۔

جب باب نے اپنے مقصد کو ظاہر کیا تو مرزا حسین علی جو باب کا پیروکار کہلاتا تھا، اس وقت اس کی عمر ستائیس سال تھی۔ اور جس نے بعد میں اپنے آپ کو بہاء اللہ کہا، اس نے بھی اس اسلام دشمن تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا۔ حکومت ایران نے مرزا حسین علی بہاؤاللہ کو اس اسلام دشمن تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے پہلے جیل میں قید کیا پھر جلاوطن کر کے بغداد بھیج دیا۔

بغداد کی جیل میں مئی ۱۸۶۳ء میں اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور اپنے آپ کو مسیح موعود کہا یہ بات واضح رہے کہ یہ دونوں شیعہ فرقے سے تعلق رکھتے تھے جب اس نے نبوت کا دعوے کیا تو بچے کھچے بابیوں نے اپنے آپ کو اس کا پیروکار کہلایا اور بہائی کہلانے لگے۔

بغداد سے خلافت عثمانیہ کے دور میں اسے ایڈریا نوپل (ترکی) بھیجا گیا۔

پھر وہاں سے ۳۱ اگست ۱۸۶۸ء کو عکہ بھیجا گیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد اسے رہا کیا گیا اور ۲۹ مئی ۱۸۹۲ء کو مر گیا۔ اس وقت اس کی عمر ۷۵ سال تھی۔

بعد میں یہ تحریک وصیت نامہ کے مطابق بہاء اللہ کے بڑے بیٹے عباس آفندی جو بعد میں عبدالبہاء کہلایا، کے زیر قیادت آئی۔ اس کی قیادت میں بہائی مذہب

مغربی ممالک میں پہلی مرتبہ متعارف کرایا گیا۔ یہ جاننا دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا کہ ۱۹۱۸ء میں سلطنتِ عثمانیہ کے زوال کے بعد فلسطین میں بہائیوں کو بڑا قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ حتیٰ کہ برطانیہ کے فوجی گورنر جو کہ حیفہ میں مقیم تھا اُس نے عبدالبہار کو ایک تمغہ پیش کیا (۲۷ اپریل ۱۹۲۰ء) اِس کے بعد سے عبدالبہار عباس کے۔بی۔ای کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ اِس کی قدر و قیمت کا اندازہ اِس بات سے ہوتا ہے کہ جب وہ ۲۸ نومبر ۱۹۲۱ء کو مرا تو برطانوی ہائی کمشنر، برطانوی گورنر مقیم یروشلم اور دوسرے برطانوی اعلیٰ افسروں نے اس کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ اِس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کا ابتدا ہی سے اِس تحریک کے ساتھ کس قسم کا تعلق تھا۔

آج کل اِس تحریک کا بین الاقوامی ہیڈ کوارٹر حیفہ اسرائیل میں ہے۔

بہاءاللہ کی اصل تعلیمات کو اب نئے ڈھانچے میں ڈھالا گیا اور مندرجہ ذیل نقاط پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔

۱۔ بنیادی عدل و انصاف۔
۲۔ بین الاقوامی یک جہتی۔
۳۔ وہ حربہ استعمال ہو جس میں دنگا فساد اور خون خرابہ نہ ہو۔
۴۔ سیاسی آزادی
۵۔ معاشی اصلاحات
۶۔ تعلیم

وہ اِس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ سب چیزیں اُس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتیں جب تک انسانیت ایک پلیٹ فارم پر اور تمام مذاہب ایک پلیٹ فارم پر نہ آجائیں۔

اِس پس منظر میں یہ چیز اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جب ہم صہیونیت کی مرتکز مقصود کو پیشِ نظر رکھیں یعنی پوری دنیا پر حکومت کی جائے اور بین الاقوامی مرکزی طاقت اسرائیل ہو (تمام دنیا پر غالباً کمیونسٹ نظریہ کے مطابق) اور جہاں تک مختلف مذاہب کا تعلق ہے تحقیقات کے نام پر مختلف مذاہب کو بے

قرار دیا گیا ہے ۔ اب ان کے نزدیک سب سے بڑا چیلنج اسلام ہے ۔ وہ تحقیقات کے نام پر اسلام میں شک و شبہ پیدا کرنے اور اسلام کو بھی بے بنیاد دین قرار دینے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں تاکہ پرانے مذاہب کو ختم کرنے کے لیئے وقت کے مطابق نیا مذہب قائم کیا جائے ۔

صیہونیوں نے اس بات کی اجازت بہائیوں اور مرزائیوں کو دے رکھی ہے کہ وہ اپنی تحریک کا ہیڈکواٹر اور مشن اسرائیل میں رکھیں اور بہائیوں نے اپنا ہیڈکواٹر اسرائیل میں بنا رکھا ہے جس کا نام بیت العدل اعظم یعنی بین الاقوامی انصاف گھر ہے ۔

یہ بھی بات دلچسپی کی ہے کہ مرزائیوں کا جو مشن اسرائیل میں ہے وہ بھی حیفہ میں ہے ۔ کیا یہ دونوں ایک ہی کھیت کی مولی نہیں ہیں ؟

یہ بات نشاندہی کرتی ہے کہ بہائی اور مرزائی دونوں ایک ہی مشن پر کام کر رہے ہیں ۔ لیکن مذہبی امور کی مختلف سطح پر ۔ اسی طرح فری مین کی کارکردگی کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ بھی سیاسی طور پر مختلف ممالک میں صیہونیوں کے لیئے کام کر رہے ہیں

پاکستان میں بہائی تحریک

برصغیر میں بہائی تحریک برطانوی دورِ حکومت میں آئی اور اس کی پہلی روحانی محفل بمبئی میں منعقد ہوئی ۔ یہ بات دیکھی جا سکتی ہے کہ پاکستان میں بہائیوں نے اُس وقت سے زیادہ تیزی سے کام کرنا شروع کر دیا ہے ۔

جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانی (دونوں گروپ) کو اقلیت یعنی غیر مسلم قرار دیا ہے دیا ہے ۔ پاکستان میں ان مقامات پر بہائی سنٹر قائم ہیں ۔

لاہور، کراچی، حیدر آباد، ٹھٹھہ، سکھر، کوئٹہ، ساہیوال، ملتان، فیصل آباد سیالکوٹ، گجرات، راولپنڈی، مری، ایبٹ آباد، کوہاٹ، پشاور

سکھر، رحیم یار خان اور مستقبل میں سرگودہا، گوجرانوالہ، اور دوسرے مقامات پر مراکز قائم کرنے کا منصوبہ ہے۔ علاوہ ازاں تقریباً ۵ چھوٹے مرکز ہیں۔

آئندہ پانچ سالوں میں پورے پاکستان میں مختلف شہروں میں اپنے مراکز قائم کرنے کا پروگرام ہے۔ پاکستان میں بہائیوں کا ہیڈ کوارٹر بہائی ہال کراچی ۵ میں ہے۔

تمام ہدایات پاکستان کے مختلف مراکز میں کام کرنے اور نئے مراکز قائم کرنے کے لیئے بین الاقوامی ہیڈ کوارٹر حیفہ اسرائیل سے آتی ہیں۔

بہائی میگزین اور بہائی نیوز کراچی سے اپنے بہائی ۱۹ روزہ ماہ کے بعد شائع ہو رہا ہے۔ ہر مقامی زبان میں لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ ان کا تبلیغی طریقہ کار خصوصاً پاکستانی نوجوانوں کے لیئے اور ان بیرونی ممالک سے آنے والے طلباء کے لیئے جو پاکستان میں پڑھ رہے ہیں سے متعلق یہ رپوٹ ملی ہے کہ وہ ایرانی لڑکیوں کو تبلیغ کے لیئے استعمال کر رہے ہیں۔ (حوالہ کیلئے دیکھئے المنبر ۲۳ اپریل ۱۹۷۸ء بعنوان بیرون ممالک سے آنے والے عیسائی بہائی اور قادیانی طلباء) اور سب سے دلچسپ بات یہ ہے ان میں شادی اور طلاق کا بہت ہی آسان طریقہ ہے۔

یہ لوگ اس نقطے پر زور دیتے ہیں کہ اگر کوئی ملک حملہ آور ہو تو اپنی حکومت اس کے حوالے کر دینی چاہیئے کیونکہ ہم امن پسند اور انسانی یک جہتی کے قائل ہیں۔ آپ کی اطلاع کے لیئے عرض ہے کہ کراچی، لاہور، ایبٹ آباد اور راولپنڈی میں انہوں نے اپنے مرکز خریدے ہیں اور لاہور میں ان کا مرکز امریکن سنٹر کے سامنے ہے کراچی میں انھوں نے اپنا مرکز (HAPP HOME) دس لاکھ لاہور میں $2\frac{1}{2}$ لاکھ جبکہ راولپنڈی میں بھی اپنا مرکز واقع سٹلائٹ ٹاؤن بھی تقریباً $2\frac{1}{2}$ لاکھ میں خریدا ہے۔

اس کے علاوہ ایبٹ آباد میں کاکول پر اس جگہ کے قریب مرکز کے لیئے جگہ خرید لی ہے جہاں قادیانیوں نے اپنا مرکز قائم کرنے کی

کوشش کی تھی۔

جہاں تک تنظیمی ڈھانچے کا تعلق ہے وہ اس طرح کہ مقامی محفل میں ۹ افراد کی
تعداد ہوتی ہے اس کے علاوہ دوسرے ممبر بھی ہوتے ہیں۔ پھر علاقائی کمیٹی پھر
محفل ملی اور اس کے بعد بین الاقوامی محفل جس کا ہیڈ کوائر اسرائیل میں ہے۔ پاکستان
میں جتنی محفلیں ہیں ان سب کے سیکرٹری حضرات جن کے ساتھ خط و کتابت ہوتی
ہے تقریباً ایرانی ہیں۔

کچھ عرصہ قبل حکومت پاکستان نے بہائی مذہب کو بھی اقلیت میں شمار کیا ہے۔
اسی حقیقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہ رابطہ عالم اسلامی نے اپنی قرار داد کے ذریعے
بہائیوں کو اقلیت قرار دیا ہے اور عرب بائیکاٹ کمیٹی کے مطابق تمام عرب
ممالک میں اس تحریک پر مکمل پابندی عائد کردی گئی ہے اور اس بات کو سامنے
رکھتے ہوئے کہ موجودہ حکومت اپنے عرب بھائیوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعلقات
اور تعاون بڑھانا چاہتی ہے اور فلسطینی عوام کے ساتھ ہمدردانہ اور منصفانہ رویہ اختیار
کرنے کے لیئے عالمی برادری پر زور دے رہی ہے۔

حکومت پاکستان پر لازم ہو جاتا ہے کہ دینی و سیاسی نقطہ نظر سے بہائی تحریک پر
فی الفور پابندی عائد کی جائے اس طرح صرف فلسطینی اور عرب بھائی ہی نہیں بلکہ
دنیا کے مسلمان آپ کو خراجِ تحسین پیش کریں گے۔